قرآنی بیان

حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلام)

اور قیامِ جنّت

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

02-February-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
2 فروری 2024ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلام) اور قیامِ جنّت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے ہر گز گُناہ نہ ہوا
- ..قیامِ جنّت کی حکمتیں
- ..شیطان کی خطرناک سازش
- ..کیا تم جنّت کی اُمّید رکھتے ہو...!!

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic **R**esearch **C**enter

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

روایات میں ہے: اللہ پاک کے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام جنّت میں تھے، (آپ چونکہ پہلے انسان ہیں، اس وقت آپ جیسا کوئی تھا نہیں، لہٰذا) آپ تنہائی اور اُداسی محسوس کرتے تھے، چنانچہ اللہ پاک نے آپ پر نیند طارِی فرمائی، آپ سوئے تو آپ کی پسلی مبارک سے حضرت حوّا رَحمۃُ اللہِ علیہا کو پیدا کیا گیا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام بیدار ہوئے، اپنے پاس اپنے ہی جیسے ایک انسان، حضرت حوّا رَحمۃُ اللہِ علیہا کو دیکھا تو اُن کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا مگر حکم ہوا: اے آدم! رُک جائیے! پہلے حق مہر ادا کیجئے! (حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے پوچھا: اس کا حق مہر کیا ہے؟) حکم ہوا: 10 مرتبہ ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھ دیجئے! (یہی حق مہر ہے)۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے 10 مرتبہ درودِ پاک پڑھا اور آپ کا نِکاح حضرت حوّا رَحمۃُ اللہِ علیہا سے کر دیا گیا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰه! کیا شان ہے ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی...!! اس جگہ ایک ایمان افروز نکتہ ہے، عُلَما فرماتے ہیں: حق مہر شِفَا بخش ہے۔ مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اسے چاہئے اپنی زوجہ سے اس کے

---

1 ...البریقۃ المحمودیۃ، الباب الاول...الخ، النوع الثانی فی الاعتصام بالسنۃ، جلد: 1، صفحہ: 123 خلاصۃً۔

مہر میں سے 3 درہم لے، اس کا شہد خریدے، اس میں بارش کا پانی ملا کر پی لے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شفا ہوگی۔[1] قربان جایئے! ہم سب کی اَمّی جان اُمُّ البشر حضرت حوّا رَحمۃُ اللہِ علیہا کا تو حق مہر ہی درودِ پاک تھا، لہٰذا ہم درودِ پاک پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس میں ہمارے لئے شفا ہی شفا ہے۔

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ علیٰ مُحَمَّد
تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ علیٰ مُحَمَّد

قربِ خدا ہو حاصل جنت میں ہو وہ داخل
جس نے لکھا پڑھا ہے صَلِّ علیٰ مُحَمَّد

جنت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا
گر دل پہ لکھ لیا ہے صَلِّ علیٰ مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی (اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے):

وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ
شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا
الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ (پارہ:1، البقرۃ:35-36)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا جہاں وہ رہتے تھے۔

1 ... مصنف ابنِ شیبہ، کتاب الطب، ما قالوا فی العسل، جلد:5، صفحہ:461، رقم:2۔

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:1، سورۂ بقرہ کے چوتھے رکوع میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش اور آپ کے زمین پر تشریف لانے کا تفصیلی واقعہ بیان کیا گیا ہے، آپ کی تخلیق سے پہلے فرشتوں کے سامنے آپ کے خلیفۃُ اللہ ہونے کا اعلان کیا گیا، پھر جب آپ کو تخلیق کیا گیا تو اللہ پاک نے آپ کو عِلْمُ الْاَسْما عطا فرمایا، فرشتوں پر آپ کی برتَری کو ظاہِر کیا گیا، پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ آپ کو سجدہ کریں، چنانچہ سب فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تعظیم کے لئے آپ کو سجدہ کیا۔ ہاں! شیطان بدبخت تھا، اس بدانجام نے تکبّر کیا، اللہ پاک کا حکم ٹالا اور سجدہ نہ کرکے ہمیشہ کے لئے مردُود ہوگیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کا ذِکر اس آیتِ کریمہ میں ہے جو ابھی ہم نے سننے کی سَعَادت حاصِل کی۔

آیاتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا۪ (پارہ:1، البقرۃ:35)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ۔

وہی جنّت جو نیک لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے اور جس میں قیامت کے بعد داخلہ ہو گا، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حوّا رَحمۃُ اللہِ علیہا کو اسی جنّت میں ٹھہرایا گیا۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جنّت میں داخلہ 2 طرح کا ہے: **(1):** ایک ہے وہ داخلہ جو قیامت کے بعد نصیب ہو گا، وہ بطور ثواب اور انعام ہو گا، لہٰذا اس وقت جنّت میں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی، نہ وہاں نیند ہو گی نہ موت اور نہ ہی اَہْلِ جنّت کو کبھی جنّت سے نکالا

جائے گا(2): لیکن حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کا یہ جنّت میں داخلہ بطورِ ثواب یا انعام نہیں تھا بلکہ یہ داخلہ بعض حکمتوں کے تحت تھا، اسی لئے آپ کو وہاں کچھ چیزوں کے قریب جانے سے روکا گیا۔ [1] ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ (پارہ:1، البقرۃ:35)	ترجمہ کنزُالعِرفان: البتہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

یعنی جنّت کی ہر نعمت کھانے پینے کی انہیں اجازت تھی مگر ایک مخصوص درخت تھا، جس کے قریب جانے یعنی اس کا پھل کھانے سے انہیں منع فرمادیا گیا، یہ درخت کونسا تھا، اس بارے میں مختلف روایات ہیں، زیادہ مشہور روایت یہ ہے کہ یہ گیہوں (یعنی گندم) کا درخت تھا۔ [2] ہمارے ہاں گندم کا چھوٹا سا پودا ہوتا ہے مگر جنّت میں اس کا درخت تھا اور اس کا پھل یعنی گندم کا دانہ بھی بیل کے گُردے جتنا تھا۔ [3]

فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ (پارہ:1، البقرۃ:36)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا جہاں وہ رہتے تھے۔

آدم عَلَیْہِ السَّلام کو گنہگار کہنے کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بات جو بہت اَہَم ہے اور ضروری طور پر یاد رکھنے کی

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:35، جلد:1، صفحہ:294-298 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر نسفی، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:35، جلد:1، صفحہ:81۔
3 ... تفسیر روح البیان، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:35، جلد:1، صفحہ:110۔

ہے، وہ ہے اللہ پاک کے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی عصمت (یعنی گُناہوں سے پاک ہونا)۔ ہمارے ہاں آج کل بےباکی عام ہے، دِینی معلومات کی کمی ہے، لوگ بولتے وقت کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ہیں، بس جو مُنہ میں آیا بولتے چلے جاتے ہیں ❁ کبھی انبیائے کرام علیہم السّلام کی بےادبی ہو رہی ہوتی ہے ❁ کبھی جنّت و دوزخ کا مذاق اُڑایا جارہا ہوتا ہے ❁ کبھی فرشتوں کے متعلق نازیبا گفتگو کرتے ہیں۔ یہ بہت سخت باتیں ہیں، ایسی باتوں کی وجہ سے بندہ دائِرۂ اسلام سے نکل بھی سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بالخصوص حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اس جنّتی درخت کا پھل کھایا، اس بات کو تو بڑے پڑھے لکھے لوگ بھی منفی انداز میں لیتے ہیں۔ مثلاً ❁ آپ نے جنّتی درخت کیوں کھایا؟ ❁ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا؟ ❁ آپ نے گُناہ کیا؟ ❁ اس کی وجہ سے ہم زمین پر آئے وغیرہ وغیرہ۔ **ایک نبی عَلَیْہِ السَّلام کے بارے میں ایسی باتیں کرنا بہت سخت ہے۔** بعض صُورتوں میں ایسی باتوں پر حکم کفر بھی لگ سکتا ہے۔[1] اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (عام گفتگو میں) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی طرف گُناہ کی نسبت کرنا حرام (اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے) بلکہ عُلمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے اسے کفر فرمایا ہے۔[2]

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے ہرگز گُناہ نہ ہوا

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے! کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے جو جنّتی درخت کا پھل کھایا، یہ ہرگز ہرگز گُناہ نہیں تھا، اس کو ایک مثال سے یُوں سمجھئے کہ ہم نے روزہ رکھا، اب اگر ہم ایک لقمہ بھی جان بوجھ کر کھائیں گے تو گُناہ بھی ہو گا اور شرائط پائی

1 ... صراط الجنان، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:35، جلد:1، صفحہ:105۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:1، حصہ:ب، صفحہ:1119 ملتقطاً۔

جانے پر کفّارہ بھی لازم ہو گا لیکن اگر ہمیں اپنا روزہ دار ہونا یاد نہ رہے تو ایک لقمہ نہیں، چاہے 4روٹیاں بھی کھالیں، نہ تو روزہ ٹوٹے گا، نہ گُناہ ہو گا، نہ ہی کفّارہ لازِم آئے گا۔ یعنی وہی کام جب جان بوجھ کر، روزہ یاد ہوتے ہوئے کیا تو اس پر گُناہ بھی ہے، روزہ بھی ٹوٹا، کفّارہ بھی لازم آیا مگر وہی کام بھول کر کیا تو نہ گُناہ، نہ کفّارہ...!! آخر کیوں؟ اس لئے کہ بُھول معاف ہے۔ اب سمجھئے! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو جنّتی درخت کا پھل کھانے سے روکا گیا تھا، یہ بالکل سچ ہے، آپ نے منع کرنے کے باوُجُود وہ پھل کھالیا، یہ بھی سچ ہے مگر آپ نے یہ پھل یاد ہوتے ہوئے نہیں کھایا بلکہ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۠ (۱۱۵)

(پارہ:16، طٰہٰ:115)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا کوئی مضبوط ارادہ نہ پایا تھا۔

دیکھئے! اللہ پاک نے صاف صاف ارشاد فرما دیا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے جنّتی درخت کا پھل جو کھایا تھا، آپ نے بُھول کر کھایا تھا، لہٰذا آپ کا یہ جنّتی پھل کھانا ہر گز ہر گز گُناہ نہیں تھا۔

جنّت سے زمین پر آنے کی وضاحت

اب یہاں سُوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آپ کا جنّتی پھل کھانا گُناہ نہیں تھا تو آپ کو جنّت سے زمین پر کیوں اُتارا گیا...؟ یہ بڑا اَہَم سُوال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ سِرے سے یہ سُوال درست ہی نہیں ہے۔ اَصْل سُوال یہ نہیں بنتا کہ آپ کو جنّت سے نکالا کیوں گیا؟ اَصْل سُوال یہ بنتا ہے کہ آپ کو جنّت میں رکھا کیوں گیا تھا؟ اَصْل میں حضرت آدم عَلَیْہِ

السَّلام کو اس لئے تو بنایا ہی نہیں گیا تھا کہ آپ کو پیدا ہونے کے بعد ہی جنّت میں ٹھہرا دیا جائے گا بلکہ آپ کو زمین میں خلیفہ بنانے کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ دیکھئے! اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش سے بھی پہلے فرشتوں سے فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةًؕ (پارہ:1، البقرۃ:30)	ترجمہ کنزُ العِرفان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

معلوم ہوا؛ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو پیدا ہی زمین میں خِلافت کے لئے کیا گیا تھا۔ آپ کو جنّت میں ٹھہرانا حکمت کے تحت تھا، جب وہ حکمت پُوری ہو گئی تو آپ کو آپ کے اَصْل مقامِ خِلافت یعنی زمین پر اُتار دیا گیا۔ لہٰذا **اسے جنّت سے نکالا جانا یعنی بے دخل کر دینا کہنا غلط بات ہے۔**

قیامِ جنّت کی حکمتیں

اب سُوال یہ ہے کہ جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو زمین پر خلیفہ بنانے کے لئے ہی پیدا کیا گیا تھا تو پِھر آپ کو جنّت میں کیوں ٹھہرایا گیا...؟ اس کی بہت سی حکمتیں ہیں، ان میں سے صِرْف 2 حکمتیں سن لیتے ہیں:

(1): شیطان کی دشمنی کو واضِح کیا گیا

پہلی حکمت یہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو جنّت میں ٹھہرایا گیا تاکہ شیطان کی انسان کے ساتھ دشمنی کو عملی طور پر واضِح کر دیا جائے۔ شیطان جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے حسد کرتا تھا، جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو جنّت میں ٹھہرایا گیا تو اس نے آپ کو جنّت سے نکالنے کی بہت کوشش کی، **معاذَ اللہ!** وسوسہ بھی دِلایا، آپ کے سامنے جھوٹی قسم بھی

اُٹھائی، غرض کہ اس نے مَعَاذَ الله! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو بہکانے کی سر توڑ کوشش کی مگر یہ بدبخت نہیں جانتا تھا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نبی ہیں اور انبیائے کرام علیہم السَّلام معصُوم ہوتے ہیں، ان پر شیطان کے داؤ نہیں چلتے، البتہ حکمت یہی تھی، شیطان نے اپنی دُشمنی واضح کر دی، اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی حفاظت فرمائی، آپ بھول گئے اور بھول ہی میں وہ جنتی پھل کھالیا، یوں آپ سے گُناہ بھی نہ ہوا اور شیطان کی دشمنی بھی کھل کر سامنے آگئی۔ (1)

اے اَوْلادِ آدم! شیطان سے بچو...!!

پارہ:8، سورۂ اعراف میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کا یہی واقعہ ذِکْر کرنے کے بعد اللہ پاک نے ہم انسانوں کو ارشاد فرمایا:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ (پارہ:8، الاعراف:27)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے آدم کی اولاد! تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا۔

یعنی اے اَوْلادِ آدم! یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا، شیطان تمہارا کھلا دُشمن ہے، وہی ہے جو تمہارے والدین (حضرت آدم و حوّا علیہما السَّلام) کے جنّت سے نکلنے کا سبب بنا، لہٰذا اس بات کا ہمیشہ لحاظ رکھنا اور بچنا کہ کہیں شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے۔

غرض کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو خلیفہ زمین کے لئے بنایا گیا تھا مگر آپ کو کچھ عرصہ کے لئے جنّت میں رکھا گیا، اس میں حکمت یہ تھی کہ ہم انسانوں کے لئے شیطان کی دُشمنی

1 ...التبیان مع البیان، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:36، صفحہ:142-143 خلاصۃً۔

واضح ہو جائے۔ لٰہذا ہم سب پر لازم ہے کہ شیطان کو اپنا دُشمن سمجھتے رہیں۔

شیطان کو دُشمن جانو...!!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّاؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِؕ(۶) (پارہ:22، الفاطر:6)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے تاکہ وہ بھی دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔

یعنی اے لوگو! شیطان تمہارا بڑا پُرانا دُشمن ہے، اس کی یہ دُشمنی کبھی ختم نہیں ہو گی، لٰہذا تم بھی اپنے عقائد کے معاملے میں، افعال و اعمال کے معاملے میں اس خبیث کو اپنا دُشمن سمجھو! اس کے پیچھے ہرگز مت چلو! (یہ تو پکّا جہنمی ہے) اور لوگوں کو کفر کی طرف بُلاتا ہی اس لئے ہے تاکہ انہیں بھی (اپنے ساتھ) جہنّم میں لے جائے۔[1]

شیطان کی خطرناک سازش

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ شیطان ہمارا کھلا دُشمن ہے، جس طرح یہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے جنّت سے باہَر آنے کا سبب بنا، ایسے ہی یہ چاہتا ہے کہ ہم جنّت سے محروم رہ کر جہنّم کے حق دار ہو جائیں۔ لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ اس کی چالوں سے بچتے رہیں، اس کی چالیں بہت خطرناک ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے، میرے اور آپ کے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:22، سورۂ فاطر، زیر آیت:6، جلد:8، صفحہ:177 خلاصۃً۔

فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک راہب (یعنی تنہائی میں رہ کر عبادت کرنے والا) تھا، شیطان نے (اسے بہکانے کا طریقہ یُوں اپنایا کہ) ایک لڑکی کا گلا دبا دیا اور اس کے اَہْلِ خانہ کے دِل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کا علاج فُلاں راہِب کے پاس ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے لے کر راہب کے پاس آئے، اب راہِب نے پہلے تو لڑکی کا علاج کرنے سے منع کیا، پھر وہ راضِی ہو گیا۔ اب وہ لڑکی اکیلی اس کے پاس تھی، شیطان نے راہِب کو بہکانا شروع کیا، اس کے دِل میں گندے وسوسے ڈالنے شروع کیے، پہلے پہل تو وہ راہِب شیطانی وسوسوں کو جھٹکتا رہا، آخر شیطان کی چال میں پھنسا اور اس نے لڑکی کے ساتھ بدکاری کر لی، وہ لڑکی حاملہ ہو گئی، اب شیطان نے راہب کے دِل میں وسوسہ ڈالا کہ جب اس کے گھر والے آئیں گے (اور انہیں یہ بات پتا چلے گی) تو تُو رُسوا ہو جائے گا، لہٰذا تُو اسے قتل کر کے کہیں دفن کر دے۔ اب راہِب مرتا کیا نہ کرتا، اس نے اپنی عزّت بچانے کی خاطِر لڑکی کو قتل کر دیا، ادھر شیطان لڑکی کے گھر والوں کے پاس پہنچا، انہیں وسوسے ڈالے، آخر اس کے گھر والے پہنچے، جہاں اس لڑکی کو دفن کیا گیا تھا، اسے کھودا، راہِب کا سب حال کھل گیا، راہِب کو گرفتار کر لیا گیا، (جب راہِب کو قتل کرنے لگے تو) شیطان پھر راہِب کے پاس آیا اور بولا: میں نے ہی تمہیں بدکاری کے گُنَاہ میں پھنسایا، پھر میں نے ہی تمہیں اسے قتل کرنے کا وسوسہ ڈالا، اب اگر تم میری ایک بات مان لو تو میں تمہاری جان بچا لوں گا، راہب نے بات پوچھی، شیطان بولا: مجھے سجدہ کر لو! (آہ! نادان راہِب...!! اب بھی شیطان کی چال نہ سمجھ سکا) اس نے شیطان کو سجدہ کر لیا، جیسے ہی اس نے یہ کفر کیا، شیطان بولا: میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہی وہ بات ہے

جس کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:[1]

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ (پارہ:28، الحشر:16)	ترجمہ کنزُالعِرفان: جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

اللہ! اللہ! اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! شیطان کتنا خطرناک دُشمن ہے...!! اس بدبخت کی چاہت ہی یہی ہے کہ ہمیں راہِ جنّت سے روک کر جہنّم کا حقدار بنا ڈالے۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو اس بدبخت کو اپنا دُشمن جانے اور اس کی چالوں سے بچتا رہے۔

جاہِل اور عقل مند کی پہچان

بزرگ فرماتے ہیں: عقل مند کی نشانی یہ ہے کہ وہ سچّے دوست اور دُشمن کی پہچان رکھتا ہو اور جاہِل کی علامت یہ ہے کہ جسے سچّے دوست اور دُشمن کی پہچان نہ ہو...!![2]

مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کو ہماری بھلائی مطلوب ہے، رَبِّ کریم نے ہمارے لئے قرآن اُتارا، ہمارے لئے نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن بنا کر بھیجا، یہ سب اسی لئے تاکہ ہم جہنّم سے بچ کر جنّت کے حقدار بن جائیں مگر شیطان بدبخت ہے، یہ ہمارا کھلا دُشمن ہے، یہ تو چاہتا ہی یہی ہے کہ ہم جہنّم کی راہ چل پڑیں، لہٰذا عقل مند وہی ہے

---

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، مکائد الشیطان، جلد:4، صفحہ:546، حدیث:61۔

2 ...تنبیہ الغافلین، باب عداوۃ الشیطان و معرفۃ مکایدہ، صفحہ:344 بتقدم وتاخر۔

جو شیطان کو اور اس کی دُشمنی کو پہچانتا ہو۔ ہمیں چاہیے کہ عقل مندی کا مُظاہرہ کریں اور شیطان کو اپنا کھلا دُشمن تسلیم بھی کریں اور اس کے دُشمن بن کر ہی رہیں۔

شیطان کے دُشمن بننا ہے مگر کیسے...!!

حضرت وَهْب بِنْ مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے شیطان سے پوچھا: اے ملعون! میری اُمَّت میں تمہارا دُشمن کون ہے؟ شیطان بولا: آپ کی اُمَّت میں میرے 15 دُشمن ہیں: **(1):** آپ خُود **(2):** انصاف کرنے والا سلطان **(3):** عاجزی کرنے والا مالدار **(4):** سچّا تاجِر (جو تجارت میں ڈنڈی نہ مارے، ناپ تول میں کمی نہ کرے، جھوٹ نہ بولے) **(5):** خوفِ خُدا والا عالِم **(6):** نصیحت کرنے والا مؤمن **(7):** رحمدِل مسلمان **(8):** توبہ پر قائم رہنے والا **(9):** حرام کاموں سے بچنے والا **(10):** ہمیشہ باوُضُو رہنے والا مسلمان **(11):** کثرت سے صدقہ دینے والا مسلمان **(12):** حُسنِ اخلاق والا مسلمان **(13):** دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا **(14):** صاحِبِ قرآن جو کثرت سے تِلاوت کرنے والا **(15):** رات کو جب لوگ سوئے ہوں، اس وقت نماز پڑھنے والا۔ **پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا:** میری اُمّت میں تمہارے دوست کون ہیں؟ شیطان بولا: یہ 10 ہیں۔ **(1):** ظالِم سلطان **(2):** تکبّر کرنے والا مالدار **(3):** خیانت کرنے والا تاجِر **(4):** شرابی **(5):** چغل خور **(6):** زِنا (یعنی بدکاری) کرنے والا **(7):** یتیم کا مال کھانے والا **(8):** نماز کو اہمیت نہ دینے والا **(9):** زکوٰۃ نہ دینے والا **(10):** لمبی اُمّید (یعنی زیادہ عرصہ زِندہ رہنے کی اُمّید رکھنے) والا، یہ 10 قسم کے لوگ میرے دوست اور میرے بھائی ہیں۔[1]

---

(1)... تنبیہ الغافلین، باب عداوۃ الشیطان و معرفۃ مکایدہ، صفحہ: 247۔

اے عاشقانِ رسول! یہ 15 لوگ ہیں جو شیطان کے دُشمن ہیں اور 10 افراد ہیں جو شیطان کے دوست ہیں۔ اب ہم پر لازِم ہے کہ ہم شیطان کے دُشمن بنیں لہٰذا ❁ عاجزی کرنے والے بنیں ❁ خرید و فرخت میں صفائی اختیار کریں یعنی سچ بولیں، ڈنڈی نہ مارا کریں ❁ خوفِ خُدا اپنائیں ❁ عِلْمِ دین سیکھیں ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے والے بنیں ❁ رحم دِلی اپنائیں ❁ توبہ کریں اور اس پر قائِم بھی رہیں ❁ حرام سے ہمیشہ بچتے رہیں ❁ حُسْنِ اخلاق اپنائیں ❁ کثرت سے صدقہ دیا کریں ❁ باوُضُو رہنے کی عادَت بنائیں ❁ مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا کریں ❁ کثرت سے تِلاوت کیا کریں اور ❁ رات کو جب لوگ سوئے ہوں، زیادہ نہیں تو کم از کم 2 رکعت نفل پڑھنے کی عادَت بنالیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): تکالیفِ شرعیہ کی اہمیت

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو کچھ عرصے کے لئے جنّت میں ٹھہرایا گیا، اس کے ذریعے شیطان کی دُشمنی کو واضح کیا گیا۔ اس میں دوسری ایک حکمت یہ سمجھ آتی ہے کہ اس کے ذریعے تکالیفِ شرعیہ (اللہ پاک کے احکام) کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **تفسیرِ نعیمی** میں لکھتے ہیں: (قیامت کے بعد جب ہم جنّت میں جائیں گے تو وہاں کسی چیز کی کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی مگر) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو (حکمت کے تحت جنّت میں ٹھہرایا گیا، پھر آپ کو) ایک درخت کے قریب جانے، اس کا پھل کھانے سے روک بھی دیا گیا، اس میں حکمت یہ تھی کہ چونکہ آپ اور آپ کی اَوْلاد پر دُنیا

میں احکام جارِی ہونے تھے اور دُنیا کی بعض چیزوں سے روکا جانا تھا، لٰہٰذا اِن احکام کا عادِی بنانے کے لئے آپ کو جنّتی پھل کھانے سے بھی منع کر دیا گیا۔[1]

غرض کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو کچھ عرصے کے لئے جنّت میں ٹھہرا کر، آپ کو ایک درخت سے روک کر ہمیں شرعی احکام کی اہمیت بتائی گئی اور بتایا گیا کہ ہم شرعی احکام کو کبھی بھی معمولی نہ سمجھیں، ان کی بہت اہمیت ہے، دیکھئے! **حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نبی ہیں، معصُوم ہیں، آپ سے گُناہ ہونا شرعاً نا ممکن ہے،**[2] اس کے باوُجُود آپ نے بُھول کر حکم کے خِلاف کیا تو آپ کو جنّت سے زمین پر اُتار دیا گیا، پتا چلا صِرف شرعی حکم کی خِلاف ورزی کرنا جنّت سے محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ واقعی حقیقت ہے، ہمیں شریعت نے جس جس بات کا حکم دیا ہے، جن جن باتوں سے منع کیا ہے، ان کی بہت اہمیت ہے، یہ معمولی چیز نہیں مگر افسوس! آج لوگوں کے دِلوں سے شرعی احکام کی اہمیت کم ہوتی جارہی ہے، آہ! افسوس! ❁ ہم وہ بدنصیب ہیں، جنہیں نماز کی فِکْر نہیں ہوتی ❁ رات کو سوتے وقت لوگ آفس ٹائِم یا کام پر جانے کے وقت کا الارم تو لگا لیتے ہیں مگر فجر کے لئے اُٹھنے کا اہتمام نہیں کرتے ❁ کہیں جانا ہو، ٹکٹ بُک ہو تو وقت پر آنکھ بھی کھل جاتی ہے، پیشگی تیاریاں بھی ہو جاتی ہیں مگر افسوس! نمازوں کے اَوْقات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا ❁ جہاں اپنی عقل کے مطابق ناک کٹتی محسوس ہوتی ہو، اُن کاموں سے تو ہم رُک جاتے ہیں مگر شرعی احکام کو اہمیت نہیں دیتے ❁ شادِیوں وغیرہ میں اپنی ناک رکھنے کے لئے، نفس کی تسکین کے لئے خوب ناچ گانے

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:35، جلد:1، صفحہ:296۔
2 ... بہارِ شریعت، جلد:1، حصہ:1، صفحہ:38 ماخوذاً۔

ہوتے ہیں، گُناہوں کا بازار گرم کیا جاتا ہے، افسوس! شریعت کا حکم کیا ہے، اس کا بالکل لحاظ ہم نہیں رکھتے ❁ داڑھی شریف جیسی مُبارَک سُنّت کو صِرف فیشن کے نام پر کٹوا کر نالیوں میں بہا دیا جاتا ہے ❁ فضول خرچیوں میں چاہے لاکھوں کا مال اُڑا دیں مگر زکوٰۃ دینا بھاری پڑتا ہے ❁ جب نفع کمانے کی بات آجائے تو سُودی لین دَین سے بھی باز نہیں رہتے ❁ چند سِکّوں کی خاطِر خرید و فروخت میں ڈنڈی ماری جاتی ہے ❁ جُھوٹ بولنے کو آج لوگ فیشن سمجھتے ہیں۔ غرض کہ کن کن باتوں کا تذکرہ کیا جائے...!! وہ کونسا شرعی حکم ہے جس سے آج بے پروائی نہیں برتی جاتی...!! یاد رکھئے! یہ بہت خطرناک بات ہے۔

نافرمان لوگ بندر بن گئے

قرآنِ کریم میں بنی اسرائیل کا ایک عبرتناک واقعہ ذِکر کیا گیا ہے، بنی اسرائیل کے کچھ لوگ تھے جو سمندر کے کنارے **اَیلہ** نامی گاؤں میں رہتے تھے، یہ سب ماہی گیر تھے، سمندر سے مچھلیاں پکڑتے، بیچتے اور اپنی روزی کا اہتمام کیا کرتے تھے، بڑی خوشحال زِندگی گزر رہی تھی، پھر قُدرت کو ان کا امتحان منظور ہوا، چنانچہ ان کے لئے ہفتے کے دِن مچھلی کا شکار حرام قرار دے دیا گیا مگر افسوس! انہوں نے اس حکمِ رَبّی کو کچھ اہمیت نہ دی۔ (جیسے آج کل لوگ مختلف حیلوں سے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنانے کی کوشش کرتے ہیں، بنی اسرائیل کے اس گروہ نے بھی ایسا ہی کیا) انہوں نے اپنے گھروں کے قریب بڑے بڑے حوض بنائے اور سمندر سے نالیاں کھینچ کر حوض تک لے آئے، ہفتے والے دِن جب مچھلیاں زیادہ ہوتیں تو نالیوں کے منہ کھول دیتے، مچھلیاں ان نالیوں کے ذریعے حوض میں آجاتیں، اگلے دِن یہ انہیں پکڑ لیتے۔

یہ بھی اللہ پاک کی نافرمانی ہی تھی، انہوں نے صِرف اپنے دِل کی تسلی کے لئے ایسا کیا، ورنہ ظاہِر ہے، مچھلیاں پکڑنا منع تھا، چاہے جال ڈال کر پکڑتے، چاہے حوض کے ذریعے قید کر لیتے، دونوں صُورتوں میں مچھلیاں تو پکڑی ہی گئیں۔

لِہٰذا انہیں سمجھایا گیا، دِین کا درد رکھنے والوں نے انہیں نیکی کی دعوت دی، انہیں بتایا کہ جو تم کر رہے ہو، یہ غیر شرعی حیلہ ہے، یہ محض ایک بہانہ ہے، تم اللہ پاک کی نافرمانی کر رہے ہو مگر یہ نہ مانے، اللہ پاک کی نافرمانی کرتے رہے، گُناہ چھوڑنے اور توبہ کرنے کو تیار نہ ہوئے، آخر ان کی مسلسل نافرمانی کے سبب اللہ پاک کا قَہر اِن پر برس پڑا، ایک صبح کو دیکھا گیا کہ نافرمانوں کے چہرے مَسْخ ہو چکے تھے اور یہ سب کے سب بندر بن چکے تھے۔[1] اللہ پاک نے یہ عبرتناک واقعہ قرآنِ کریم میں یُوں ذِکر فرمایا:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ ﴿۶۵﴾
(پارہ:1، البقرۃ:65)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی تو ہم نے ان سے کہا کہ دُھتکارے ہوئے بندر ہو جاؤ۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب!
عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارب![2]

---

1 ...حاشیہ صاوی علی الجلالین، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:66، جلد:1، صفحہ:80۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:85 ملتقطاً۔

گُناہ اللہ پاک سے جنگ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک کی نافرمانی کا کیسا بھیانک انجام ہوا، اللہ پاک نے بنی اسرائیل کے ان نافرمانوں کو قیامت کے لئے نشانِ عبرت بنا دیا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں اسی عبرتناک واقعہ کے مُتعلّق فرماتا ہے:

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۶﴾ (پارہ:1، البقرۃ:66)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو ہم نے یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں اور ان کے بعد والوں کے لیے عبرت اور پرہیز گاروں کے لئے نصیحت بنا دیا

معلوم ہوا اس واقعہ میں عبرت ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اس واقعہ کو ہماری عبرت کے لئے بیان فرمایا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس سے عبرت پکڑیں، اللہ پاک کے حُضُور رَجُوع لائیں، تَوبہ کریں، نیکیاں کریں اور اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی سے ہر دَم بچتے رہیں کہ اللہ و رسول کی نافرمانی دُنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب ہے۔ حضرت امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اے اِبْنِ آدم! تیری ہلاکت ہو...! کیا تُو اللہ پاک سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے؟ ہاں! ہاں! جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی گویا اس نے اللہ پاک سے جنگ کی۔[1]

گناہوں سے مجھ کو بچا یااِلٰہی! ‏ بُری عادتیں بھی چھڑا یااِلٰہی!
خطاؤں کو میری مٹا یااِلٰہی! ‏ مجھے نیک خصلت بنا یااِلٰہی![2]

---

1 ...عُیُون الحکایات، حصہ اوّل، صفحہ:52۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:100۔

حکمِ شرعی کو اہمیت دینے کی عظیم مثال

بہر حال! **پیارے اسلامی بھائیو!** شرعی حکم کو اہمیت نہ دینا، اسے معمولی سمجھنا بڑی بے باکی ہے، اللہ پاک کے دیئے ہوئے احکام کی کتنی اہمیت ہے، اسے سمجھنے کے لئے ایک ایمان افروز روایت سنیئے! حضرت اِبْنِ ابی لیلی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میدانِ کربلا میں جب امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کو یہ یقین ہو گیا کہ وعدے کا وقت آ چکا ہے، اب شہادت ہونی ہے تو آپ نے فرمایا: مجھے کوئی موٹا کپڑا لا دو! (ذرا غور سے سنیئے گا کہ آپ کپڑا کیوں منگوا رہے ہیں، فرمایا: موٹا کپڑا لا دو!)، میں اس کپڑے کو اپنے پہنے ہوئے لباس کے نیچے رکھوں گا تاکہ جب میں شہید ہو کر زمین پر گِروں تو میرا سَتر نہ کھلے۔ آپ کی خِدمت میں کپڑا پیش کیا گیا، آپ نے اسے اپنے پہنے ہوئے کپڑوں کے نیچے لپیٹ لیا۔[1]

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! اندازہ لگایئے! اللہ و رسول کے احکام کو اہمیت دینے والے کس قدر اہمیت دیتے ہیں ❁ ہمارا حال ایسا ہے کہ معمولی سی پریشانی آ جائے ❁ ذرا سر درد ہو جائے تو جماعت چُھوٹ جاتی ہے ❁ بعض دفعہ تو **معاذَ اللہ!** نماز ہی قضا کر ڈالتے ہیں ❁ ذرا تنگ دستی آ جائے تو دِل سُود کی طرف مائِل ہو جاتا ہے ❁ بعض نادان تو غربت سے ڈر کر سُود پر قرضے لینے سے بھی بالکل نہیں ہچکچاتے ❁ غم مٹانے کے نام پر بُرائیوں کی ماں یعنی شراب کا سہارا لے لیا جاتا ہے۔ غرض؛ معمولی معمولی بہانے بنا کر اللہ و رسول کی نافرمانی کر دِی جاتی ہے۔ دوسری طرف امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا مُبارَک انداز دیکھئے! کیا قیامت نُما منظر تھا، 3 دِن سے پانی بند ہے، بھائی، بھتیجے، بیٹے آنکھوں کے سامنے شہید کر دیئے گئے ہیں، ننھے علی اصغر رَضِیَ اللہُ عنہ کے گلے پر تیر چلا دیا گیا ہے، شہیدوں کے

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، حسین بن علی، جلد:14، صفحہ:221۔

72 لاشے اپنے ہاتھوں سے اُٹھا چکے ہیں، اس قیامت نما موقع پر بھی آپ کس اہمیت کے ساتھ شرعی احکام پر عمل کر رہے ہیں...!!

کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ، یہ شوق، یہ ذوق اور ایمان کا ایسا کمال نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بیان کا خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! خُلاصۂ کلام یہ کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام اور حضرت حوّا رَحمۃُ اللهِ علیہا کو جنّت میں ٹھہرایا گیا، آپ کو پیدا تو زمین کے لئے کیا گیا تھا مگر جنّت میں ٹھہرانے کی حکمتیں تھیں مثلاً ❁ اس ذریعے سے شیطان کی دُشمنی کو واضح کیا گیا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ شیطان کو ہمیشہ اپنا دُشمن سمجھیں، اس کی چالوں سے بچیں، اس کے جال میں پھنسنے سے بچ کر جنّت کے رستے پر چلتے چلے جائیں اور ❁ دوسری حکمت یہ کہ اس ذریعے سے دِینی احکام کی اہمیت کو واضح کیا گیا کہ اگر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی ایک خطا جو گُناہ نہیں تھی، وہ جنّت سے باہَر آنے کا سبب بن سکتی ہے تو ہمارے ہزاروں گُناہ ہمیں جنّت سے محروم بھی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اسلامی احکام کو اہمیت دیں اور ہمیشہ اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرتے رہیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T**

ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے:**مَدَنی قاعِدہ** **(Madani Qaida)**۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مَدَنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو **(Audio)** شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مَدَنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک **(Click)** کریں گے، آڈیو **(Audio)** میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق **(Practice)** کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

فوم یا گدّا وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

وضاحت: عام طور پر گھروں میں چھوٹے بچّے فوم یا بیڈ کے گدّے **(Mattress)** وغیرہ پر پیشاب کر دیتے ہیں، پھر مائیں اس جگہ چند چھینٹے یا گیلا کپڑا لگا دیتی ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح کرنے سے فوم یا گدّا پاک نہیں ہو گا۔ فوم یا گدّے کو پاک کرنے کا طریقہ سُن لیجئے! **(1):** پہلا طریقہ یہ ہے کہ فوم کو 3 مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر کے لئے چھوڑ دیں کہ قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں، جب تیسری مرتبہ دھونے کے بعد قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں تو فوم پاک ہو جائے گا، اسے دھونے کے بعد نچوڑنا ضروری نہیں **(2):** دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بہتے پانی میں (مثلاً نَل / ٹونٹی چلا کر اس کے نیچے) فوم کو

چھوڑ دیں جب نجاست ختم ہونے کا یقین ہو جائے تو فوم پاک ہو جائے گا۔[1] یہ خیال رہے کہ ناپاک فوم یا گدّے سے چھینٹے اُڑ کر کپڑوں پر نہ آئیں، ورنہ کپڑے بھی ناپاک ہو جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَاوَاجِدُ

جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالے پر یَاوَاجِدُ پڑھا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہو گا اور بیماری دُور ہو گی۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ... فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ)، فتویٰ نمبر: Web-305۔
2 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 254۔